118281 ـ رمضان کے روزں کی قضاء کے ایام کی تعداد معلوم نہیں

سوال

میری بیوی کے ذمہ رمضان کے روزں کی قضاء تھی لیکن اسے یہ معلوم نہیں کہ کتنے ایام کے روزے چھوڑے تھے، ہمیں کیا بتائیں کہ وہ اس سلسلہ میں کیا کرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کسی شخص نے رمضان المبارك میں کسی عذر یعنی سفر یا بیماری یا حیض اور نفاس کی وجہ سے روزے چھوڑے تو وہ ایام کی قضاء میں روزے رکھےگا کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو جو کوئی بھی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (184).

اور صحیح میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ جب ان سے حائضہ عورت کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ روزوں کی قضاء تو کرتی ہے لیکن نماز کی قضاء کیوں نہیں کرتی ؟ تو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

" ہمیں بھی یہ آتا تو ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (335).

جب آپ کی بیوی کو ایان کی تعداد کا علم نہیں مثلا اسے شك ہے کہ چھ یوم تھے یا سات تو اس کو چھ یوم کے روزے رکھنا ہونگے، کیونکہ اصل میں بری الذمہ ہونا ہے، لیکن اگر وہ بطور احتیاط سات روزے رکھتی ہے تو یہ بہتر ہے؛ تا کہ یقینی طور پر بری الذمہ ہو جائے.

اور اگر اسے بالکل ہی تعداد کا علم نہیں تو پھر ظن غالب میں جو ہو اتنے ایام کے روزے رکھ لے تا کہ بری الذمہ ہو سکے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ایک عورت کے ذمہ رمضان کے روزں کی قضاء ہے لیکن اسے شك ہے کہ چار یوم ہیں یا تین، اب اس نے تین روزے رکھ لیے اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" جب انسان کو شك ہو کہ اس پر کتنے روزوں کی قضاء واجب ہے تو وہ کم کو لے، اور اگر عورت یا مرد کو شك ہو جائے کہ اس کے ذمہ تین یا چار دن کی قضاء ہے تو وہ کم عدد کو لے کیونکہ یہ یقینی ہے، اور اس سے جو زائد ہے وہ مشکوك ہوگا، اور اصل تو بری الذمہ ہونا ہے.

لیکن اس کے ساتھ احتیاط یہ ہے کہ وہ شك والا بھی روزہ رکھ لے یعنی تین یا چار ہو تو چار روزے رکھے کیونکہ اگر وہ اس پر واجب ہوا تو وہ یقینا بری الذمہ ہوگا، اور اگر واجب نہیں تو پھر یہ نفلی ہو جائیگا، اور پھر اللہ تعالی بہتر عمل کرنے والے کے اجروثواب کو ضائع نہیں کرتا " انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

واللہ اعلم .